رسائل رضویہ
مصنفہ
اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی
لاہور

جلد دوم

مصنفہ

اعلیحضرت مجدد دین و ملت حضرت علامہ الشاہ محمد احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

مرتبہ

رئیس التحریر جناب مولانا محمد عبد الحکیم صاحب مظہری اختر شاہجہانپوری

مکتبہ حامدیہ - گنج بخش روڈ ○ لاہور

نام کتاب ———— رسائل رضویہ جلد دوم
مرتبہ ———— اختر شاہجہان پوری
کتابت ———— محمد شریف گل و محمد شفیع خوشنویس
مصححین ———— حافظ محمد احسان الحق قادری
محمد گل احمد عتیقی
مظفر اقبال
مطبع ———— ندرت پرنٹرز۔ لاہور
سن طباعت ———— جولائی ۱۹۷۶ء / رجب ۱۳۹۶ھ
اشاعت ———— باراول
تعداد ———— ایک ہزار
ضخامت ———— ۲۳×۱۸/۸ ، ۵۰۴ صفحات
قیمت ———— روپے

مکتبہ حامدیہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

# فہرست

واناا قول وباللہ التوفیق ممکن کہ عدل سے عدل فی البر مراد ہو نہ بالبر اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں عہدِ معاہدہ میں آتی ہے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس سے صلہ کا مسئلہ پوچھتی ہیں اُس پر یہ آیہ کریمہ اُترتی ہے وُہ اگر کچھ ہدیہ نہ لاتی یا اپنی طرف سے صلہ کرتیں یا جتنا وُہ لائی اُس سے زائد دیتیں تو کل یا قدر زائد ان کی طرف سے احسان ہوتا یہ بر ہے اُتنا ہی دیتیں تو دینے میں عدل یعنی مساوات ہوتی یہ اقساط ہے آیہ کریمہ نے معاہد سے دونوں صورتوں کی اجازت فرمائی اب یہ آیت زیادت ومساوات دونوں کی اجازت اور اُن میں تقدیم ذکر زیادت میں آیت تحیت کی نظیر ہوگی اذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا جب تمہیں سلام کیا جائے تو اُس سے زیادہ الفاظ جواب میں کہو یا اُتنے ہی واللہ تعالیٰ اعلم بمرادہ یہ ہے بتوفیق اللہ تعالیٰ تفسیر کریمۂ ممتحنہ میں تمام کلام کہ ان اوراق کے غیر میں نہ ملے گا والحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا والہٖ وذویہ امین والحمد للہ رب العلمین۔

بالجملہ عطر ارشادات ائمہ ونتیجہ تنقیحات مہمہ یہ ہوا کہ کریمۂ ممتحنہ میں اگر قتال سے قتال بالفعل مراد ہو تو یقیناً آیات کثیرہ سے منسوخ جس کے نسخ پر تصریحات جلیلہ مذکورہ کے علاوہ مبسوط و عنایہ وکفایہ وتبیین وبحر الرائق و ردالمحتار کے نصوص کا اور اضافہ ہوا یہ جواب اوّل تھا اور اگر مطلق قتال مقصود کہ ہر حربی غیر معاہد میں موجود تو ضرور آیت محکم اور مشرکین ہند کو اُس میں داخل کرنا شدید ظلم وستم یہ جواب دوم ہوا اور یہی مذہب جمہور ومشرب منصور و مسلک ائمہ حنفیہ صدور ہے مسلم حنفی بننے والی ہندو پرستی نے نہ حنفیت قائم رکھی نہ حنیفیت نہ مذہب ہی برقرار رکھا نہ شریعت ذٰلک ھو الخسران المبین ۰ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم دو جواب تو یہ ہُوئے۔

## لیڈروں کو تیسرا جواب

ثالثاً واے غربت اسلام وانصاف کیا کوئی ان سے اتنا کہنے والا نہیں کہ ہندوؤں کے بالفعل محاربین سے بھی تمہیں عداوت کا اقرار ہاتھی کے دانت ہیں کھانے کے اور دکھانے کے اور کیا تمہیں نہیں کہ جب وُہ محاربین قاتلین ظالمین کافرین گرفتار ہُوئے اُن پر ثبوت اشد جرائم کے انبار ہُوئے

تمہاری چھاتی دھڑکی تمہاری ماتا پھڑکی گھبرائے تلملائے سٹپٹاتے جیسے اکلوتے کی پھانسی سُن کر ماں کو درد آئے فوراً گرما گرم دُھواں دھار ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ہے ہے یہ ہمارے پیارے ہیں یہ ہماری آنکھ کے تارے ہیں اُنھوں نے مسلمانوں کو ذبح کیا جلایا پھونکا مسجدیں ڈھائیں قرآن پھاڑے یہ ہماری ان کی خانگی شکر رنجی تھی ہمیں اس کی مطلق پرواہ نہیں یہ ہمارے سگے ہیں کوئی سوتیاڈاہ نہیں ماں بیٹی کی لڑائی دودھ کی ملائی برتن ایک دُوسرے سے کھڑک ہی جاتا ہے ان کے درد سے ہمیں غش پہ غش آتا ہے ان کا بال بیکا ہُوا اور ہمارا کلیجہ پھٹا[1] للہ ان کو معافی دی جائے فوراً ان سے درگزر کی جاتے یہ ہے آیۂ ممتحنہ پر تمہارا عمل یہ ہے الذین قاتلوکم فی الدین سے تمہاری جنگ و جدل یہ ہے واحد قہار کو تمہارا پیٹھ دینا یہ ہے کلام جبار سے تمہارا مچیٹا لینا اُن تمہارے سگوں نے قرآن مجید پھاڑے تم نے اُس کے احکام پاؤں تلے مل ڈالے اُنھوں نے مسجدیں ڈھائیں تم نے رب المسجد کے ارشاد دلتیوں سے کچل ڈالے۔ قرآن چھوڑا ایمان چھوڑا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منہ موڑا اور اُن کے دشمنوں اُن کے اعداء سے رشتہ جوڑا یہ تمھیں اسلام کا بدلا ملا۔

افٍ لکم بئس للظلمین بدلا ○ — اف ہے تم پر ظالموں نے کیا ہی برا عوض پایا۔

آفتاب کی طرح روشن ہُوا کہ تمھیں آیۂ ممتحنہ پڑھنے کا کیا منہ ہے تمہارا پڑھنا یقیناً مصداق

رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ۔ — بہتیرے وہ ہیں کہ وہ تو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن اُنھیں لعنت فرما رہا ہے۔

ہے کیا اسی آیت کا تتمہ نہیں:

ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون۔ — تم میں جو ان سے دوستی رکھے تو وہی پکے ظالم ہیں۔

---

[1] بعض مفتیان بے انصاف اسے دیکھیں جنھوں نے لکھا تھا کہ "اگر کوئی ہندو اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے کہ محارب سے بر و قسط ناجائز" ع

یہی اقرار یہی قول یہی وعدہ تھا ۱۲ الخ حشمت علی عفی عنہ

جو اُن سے موالات کرے وہی ظالم ہے تم نے خاص محاربین بالفعل مقاتلین فی الدین سے موالات کی تو تم بحکم قرآن ظالمین ہُوئے یا نہیں اور یہی قرآن فرماتا ہے :

الا لعنۃ اللّٰہ علی الظّٰلمین ۔

سُن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ۔

تو بحکم قرآن ایسے لوگ لعین ہُوئے یا نہیں اب وُہ فتوے اب کرو آیہ ممتحنہ کا دعویٰ ۔

واللّٰہ لا یھدی القوم الظّٰلمین ۝

اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا کچھ

ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بموٴمنین ۝ یخٰدعون اللّٰہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون ۝ فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضا ولھم عذابٌ الیم بما کانوا یکذبون ۝

لوگ کہتے ہیں ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اُنھیں ایمان نہیں اللہ اور مسلمانوں سے فریب کرتے ہیں اور حقیقت میں اپنی ہی جانوں کو فریب میں ڈالتے ہیں اور اُنھیں خبر نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے اُن کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اُن کے جھوٹ کا بدلا ۔

رابعاً ان صاحبوں سے یہ بھی پُوچھ دیکھیے کہ سب جانے دو

## لیڈروں کو چوتھا جواب

کریمۂ لا ینھٰکم ہر مشرک غیر محارب کو عام ہو کر محکم ہی سہی اور مشرکین ہند میں کوئی بھی محارب بالفعل نہ سہی اب دیکھو تمھارے ہاتھ میں قرآن سے کیا ہے خالی ہوا۔

وافئدتھم ھواء ۝

اور اُن کے دل اُڑے ہُوئے ہیں ۔

کریمۂ لا ینھٰکم نے کچھ نیک برتاؤ و مالی مواساۃ ہی کی تو رخصت دی یا یہ فرمایا کہ اُنھیں اپنا انصار بناؤ اُن کے گھرے یار غار ہو جاؤ اُن کے طاغوت کو اپنے دین کا امام ٹھہراؤ اُن کی جے پکارو اُن کی حمد کے نعرے مارو اُنھیں مساجد مسلمین میں باادب و تعظیم پہنچا کر مسند مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لیجا کر مسلمانوں سے اونچا اُٹھا کر واعظ و ہادی مسلمین بناؤ اُن کا مردار جیفہ اُٹھاؤ۔ کندھے پر ٹکٹکی زبان پر جے یُوں مرگھٹ میں پہنچاؤ۔ مساجد کو اُن کا ماتم گاہ بناؤ اُن کے لیے دُعائے مغفرت و نمازِ جنازہ کے اعلان کراؤ اُن کی موت پر بازار

دیکھی تم نے آئینہ ممتحنہ میں اپنی صورت :

| | |
|---|---|
| وذٰلک جزٰؤ الظلمین ہ کذٰلک | یہ سزا ہے ظالموں کی عذاب ایسا ہوتا ہے |
| العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر | اور بے شک آخرت کا عذاب بہت |
| لوکانوا یعلمون ہ | بڑا ہے کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے۔ |

**لیڈروں سے ضروری سوال** سوال ضروری لیاڈروپارٹی کو اب تو کھلا کہ انھوں نے یقیناً دشمنانِ خدا اور رسول سے وداد واتحاد منایا اور اُن کا کوئی عذر بار دو انھیں کام نہ آیا اب قرآن کریم سے اپنا حکم بتائیں اوپر آیۂ کریمہ تلاوت ہوئی :

| | |
|---|---|
| لا تجد قوما یومنون باللہ و | تم نہ پاؤ گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان |
| الیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ | رکھتے ہیں کہ مخالفانِ خدا اور رسول سے |
| ورسولہ۔ | وداد کریں۔ |

دوسری آیت میں فرماتا ہے :

| | |
|---|---|
| تری کثیرا منھم یتولون الذین | تم اُن میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے |
| کفروا لبئس ما قدمت لھم | دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بُری چیز |
| انفسھم ان سخط اللہ علیھم و | ہے جو خود انھوں نے اپنے لیے تیار |
| فی العذاب ھم خٰلدون ولو کانوا | کی یہ کہ اُن پر اللہ کا غضب اُترا اور |
| یؤمنون باللہ والنبی و ما | وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر انھیں |
| انزل الیہ ما اتخذوھم | اللہ و نبی و قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں |
| اولیاء ولکن کثیرا منھم | کو دوست نہ بناتے مگر یہ ہے کہ اُن میں |
| فٰسقون ہ | بہت سے فاسق ہیں۔ |

**ترکِ موالات میں لیڈروں کی افراط و تفریط** فرمائیے اللہ واحد قہار سچا کہ ہندوؤں سے وداد واتحاد منانے والے ہرگز مسلمان نہیں اُنھیں اللہ و نبی و قرآن پر ایمان نہیں یا معاذ اللہ یہ سچے کہ ہم تو ٹکسالی مسلمان ہیں

معاذ اللہ خادمانِ شرع بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے حالانکہ اللہ ورسول جانتے ہیں کہ اظہار مسائل سے خادمانِ شرع کا مقصود کسی مخلوق کی خوشی نہیں ہوتا صرف اللہ عزوجل کی رضا اور اُس کے بندوں کو اُس کے احکام پہنچانا و للہ الحمد سُنیے ہم کہیں واحد قہار اور اُس کے رسولوں اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لعنتیں جس نے انگریزوں کے خوش کرنے کو تباہی مسلمین کا مسئلہ نکالا ہو نہیں نہیں بلکہ اُس پر بھی جس نے حق مسئلہ نہ رضائے خدا ورسول نہ تنبیہ و آگاہی مسلمین کے لیے بتایا بلکہ اُس سے خوشنودی نصاریٰ اُس کا مقصود و مدعا ہو اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ لیجئے کہ اللہ واحد قہار اور اُس کے رسولوں اور ملائکہ اور آدمیوں سب کی ہزار در ہزار لعنتیں اُن پر جنھوں نے خوشنودی مشرکین کے لیے تباہی اسلام کے مسائل دل سے نکالے اللہ عزوجل کے کلام و احکام تحریف وتغییر سے کایا پلٹ کر ڈالے شعائرِ اسلام بند کیے شعائر کفر پسند کیے مشرکوں کو امام وہادی بنایا اُن سے وداد و اتحاد منایا اور اس پر سب لیڈر مل کر کہیں آمین۔ اُن کی یہ آمین انشاء اللہ تعالیٰ خالی نہ جائے گی اگرچہ اُن میں بہت کی دُعا نہ ہو الا فی ضلٰل۔

## مشرکین سے معاہدہ کا بیان اور لیڈروں کا ردِّ بلیغ

(۸) لیڈر کہ احکام اسلام کو یکسر بدلنے اور بیچارے عوام کو جھوٹے من گھڑت احکام سُنا کر چھلنے پر تُلے ہیں محض فریب دہی کے لیے اس طرف چلے ہیں کہ ہندوؤں سے اور ہم سے اب جبکہ عہدِ موافقت ہو گیا تو ہم کو اُس کا پورا کرنا لازمی ہے یہ شریعت پر محض افترا ہے اوّل کون سی شریعت میں ہے کہ مشرکوں سے عہدِ موافقت۔ کافروں سے معاہدہ شرعیہ ایک مدت تک بمصلحت شرعی التوائے قتال کا عہد ہے نہ کہ موافقت کا جو بنصوص قطعیہ حرام ہے۔

## لیڈران پر دوسرا رد

دوم صرف موافقت ہی نہیں بلکہ لیڈران فرماتے ہیں اگر شرعی[1] مصلحت ہو تو اتحاد پیدا کرنا بھی ممنوع نہیں۔

---

[1] عبارت گزشتہ اور یہ سب عبارات کہ اس بحث میں آتی ہیں جن پر خط ہے خطبۂ صدارت مولوی عبدالباری صاحب جلسۂ انجمن علمائے صوبۂ متحدہ ۱۲ رجب ۴۰ھ بمقام کانپور کی ہیں ۱۲ حشمت علی عفی عنہ

اللہ اکبر مشرک اور اتحاد جب تک یہ مشرک یا وہ مسلم نہ ہو جائیں دو

**مشرکوں سے اتحاد** ضدوں کا اتحاد کیونکر ممکن ظاہر ہے کہ وہ مسلمان نہ ہوئے نہ یہ
اُن کو مسلمان مان کر اُن سے متحد ہوئے تو ضرور صورت عکس ہے کہ انھیں نے شرک قبول کیا
لیڈر صاحبو! ممنوع ہے یا نہیں تمھاری خانگی پنچایتی بات نہیں ان الحکم الا للہ حکم نہیں
مگر اللہ کے لیے خود لیڈران فرماتے ہیں خدا کے سوا کسی کو حاکم بنانا روا نہیں لا حکم الا للہ
اور اس میں یہاں تک بڑھے کہ اگر رسول کی اطاعت لازم ہے تو اس صورت میں جبکہ
مخالفت احکام الٰہیہ نہ ہو ورنہ انما الطاعۃ فی المعروف مشہور ہے۔

**لیڈران کے نزدیک رسول اللہ بھی** اللہ اکبر واحد قہار تو یہ فرمائیے کہ من
اطاع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے
**خلافِ خدا حکم فرما سکتے ہیں** رسول کی اطاعت کی بے شک اُس نے
اللہ کی اطاعت کی۔ اور لیڈران فرمائیں رسول کی اطاعت اُسی وقت تک ہے جب تک
وہ احکام الٰہی کی مخالفت نہ کرے۔ جب رسول خلافِ خدا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں
خیر جب آپ کے یہاں رسول کا یہ مرتبہ ہے تو کیا قوم پر آپ کی اطاعت ہر طرح لازم ہے
اگرچہ خلافِ خدا و قرآن حکم دیجیے ابھی تو آپ نے کہا کہ حکم نہیں مگر خدا کے لیے اب اگر خدائی
دعویٰ تمھیں نہیں تو دکھاؤ خدا نے کہاں فرمایا ہے کہ مشرکوں سے اتحاد پیدا کرنا بمصلحت ممنوع نہیں۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ۝ لاؤ اپنی بُرہان اگر تم سچے ہو۔

قرآن عظیم کے صفحات مشرکین سے اتحاد و وداد حرام کرنے سے گونج رہے ہیں لیڈر رو۔ ءانتم
اعلم ام اللہ مصلحت شرعی تم زیادہ جانو یا اللہ جو فرماتا ہے لا تتخذوا بطانۃ من دونکم
لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم کسی غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمھاری بدخواہی میں
گئی نہ کریں گے اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا اللہ اکبر ایسا جیتا افتراء اور
واحد قہار پر اللہ عزوجل فرماتا ہے:

| | |
|---|---|
| ولا تقولوا لما تصف السنتکم | اپنی زبانوں کی جھوٹی بناوٹ سے نہ کہو کہ |
| الکذب ھذا حلال وھذا حرام | یہ حلال اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر |

لتفتروا علی اللّٰہ الکذب ان الذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لایفلحون ٥ متاع قلیل و لھم عذاب الیم ٥

جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہ پائیں گے تھوڑے دنوں دنیا میں برت لیں اور اُن کے لیئے دردناک عذاب ہے۔

**لیڈران پر تیسرا ردّ** لیڈران فرماتے ہیں ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔

**لیڈران کے نزدیک دشمنانِ خدا سے اتحاد میں خدا کی محبت ہے** اللہ اکبر اللہ کے دشمنوں سے اتحاد اور اُس میں محبت خدا کا ادعا واقعی اُن کے نزدیک اللہ کی محبت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مل کر ایک ہو جائیں۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ فرماتے ہیں؛

الاعداء ثلثۃ عدوک وعدو صدیقک وصدیق عدوک۔

دشمن تین ہیں ایک خود تیرا دشمن دوسرا تیرے دوست کا دشمن تیسرا تیرے دشمن کا دوست۔

اللہ عزّ وجل فرماتا ہے؛

فان اللّٰہ عدو للکفرین۔

بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

تم کہ اُس کے دشمنوں سے متحد ہوئے کیونکر اللہ کے دشمن نہ ہوتے ٥

تود عدوی ثم تزعم اننی
صدیقک لیس النوک عنک بعازب

(تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ جھک مارتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں حماقت تجھ سے دور نہیں)

**لیڈران پر چوتھا ردّ** چہارم کافروں مشرکوں سے معاہدہ شرعیہ صرف اُس وقت روا ہے جب معاذاللہ مسلمانوں کو اُس کی احتیاج و ضرورت ہو

امام ملک العلماء بدائع میں فرماتے ہیں؛

الموادعۃ رکنھا ھو لفظ الموادعۃ

عقد صلح کا رکن یہ الفاظ ہیں۔ موادعت؛

| | |
|---|---|
| او المسالمة او المصالحة او | مسالمت، مصالحت، معاہدہ اور |
| المعاهدة او ما يؤدي معنى | جو لفظ ان معنی کو ادا کرے اور معاہدہ |
| هذه العبارات وشرطها | کی شرط ضرورت ہے |
| الضرورة فلا تجوز عند عدم | بے ضرورت حرام ہے۔ |
| الضرورة۔ | |

لیکن لیڈران اپنا بھاری جُرم خود قبولتے ہیں کہ ہم کو احتیاج نے اتحاد برادران ہند کی جانب مائل نہیں کیا تمہارا معاہدہ اگر بفرض غلط معاہدہ شرعیہ کی شکل میں ہوتا جب بھی بے ضرورت اُن کی طرف مائل ہونا حرام تھا بہر حال اُس نے تمھیں واحد قہار کا نافرمان اور صریح بدخواہ مسلمان و دین مسلمانان کر دیا۔

**لیڈران پر پانچواں رد** پنجم کفار سے معاہدہ شرعیہ ایک قسم امان ہے اور شرط اماں یہ ہے کہ کفار کو اماں دہندہ سے خوف قتل و قتال ہو اور یہ اُن پر ظاہر ہو اگرچہ اپنی جماعت کے لحاظ سے اگرچہ نسبتہً پلہ اُنھیں کا بھاری ہو جنگ دو سردار و حرب میں چرب کو بھی خوف ہوتا ہے جس سے اُنھیں اپنے قتل کا خوف نہ ہو اُس کا اماں دینا باطل اور معاہدہ کرنا مردود۔ بدائع ملک العلما میں ہے:

| | |
|---|---|
| اما حكم الموادعة فما هو حكم | معاہدہ کا حکم وہی ہے جو اماں کا مشہور |
| الامان المعروف لانها عقد | حکم ہے اس لیے کہ معاہدہ بھی |
| امان ایضا۔ | ایک عقد اماں ہے۔ |

ہدایہ میں ہے:

| | |
|---|---|
| انه من اهل القتال فيخافونه | اس لیے کہ وہ اماں دہندہ اہل قتال |
| اذ هو من اهل المنعة فيتحقق | سے ہے تو کافر اُس سے ڈریں گے |
| الامان منه لملاقاته محله۔ | اس لیے کہ وہ حمایتی گروہ رکھتا ہے تو |
| | اُس کا اماں دینا ٹھیک ہوگا کہ اپنے |
| | محل پر واقع ہوا۔ |

حرام ومردود وخلاف شرع ہوا اب کیوں نہ یاد کریں لیڈران اپنا ہی قول کہ " خدا کے یہاں معاہدہ کا حیلہ بھی کارگر ہوتا ہے یا دیکھیے کیا جواب ملتا ہے کوئی اگر معاہدہ کا دعوٰی بھی کرے تو خلاف شرع معاہدہ کیونکر مسلم ہوگا کیونکہ صلح حدیبیہ منسوخ ہو چکی ہے اور الا ما احل بہ حراماً او حرم بہ حلالاً کا استثنا حکم مستقل ہے "

## لیڈران پر ساتواں ردّ

ہفتم لیڈران کی بڑی کوشش اس میں ہے کہ مشرکینِ ہند کے شدید مظالم چھپائیں اور اُن کو جیسے بنے لم یقاتلوکم فی الدین میں داخل ٹھہرائیں تاکہ اُنھیں زیرِ حکم لا ینھٰکم اللہ لائیں یہ صاف کہہ رہا ہے کہ معاہدہ کا عذر محض جھوٹا ہے معاہدہ تو حسبِ ضرورت شرعیہ خاص مقاتلین سے خاص وقت قتال بھی جائز ہے پھر اگر معاہدہ ہوتا تو اس کھینچ تان کی کیا ضرورت پڑتی معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے ہیں اور قصداً بکتے ہیں اور دل میں خوب سمجھ رہے ہیں کہ نرا جھوٹ بکتے ہیں ، واللہ علیم بالظّٰلمین ٥

## مشرکوں سے معاہدہ لیڈران کے اصل اغراض

( ۹ ) لیڈران حاشا نہ تمھارا معاہدہ ہنود سے التوائے قتال سے [illegible] لیے ہوا نہ اس کا کچھ ذکر تھا نہ تم اُن پر قاہر تھے نہ اُن کے قتل پر قادر تھے نہ اُنھیں تم سے اپنے قتل کا خوف تھا بلکہ دونوں تیسرے کے ہاتھ میں مقہور ہو نہ ہرگز اس مدت معاہدہ میں تم قتل ہنود کا سامان کر رہے ہو نہ ہرگز تمھاری نیت نہ ہرگز تم ایسا کر سکتے ہو غرض معاہدہ شرعیہ سے ایسا ہی دور ہو جیسے مشرکین توحید سے یا تم شرعِ مجید سے بلکہ یہ ناپاک معاہدہ چار باتوں کے لیے ہُوا :

## مشرکوں کا برادر بننا حرام ہے

یکم مشرکین سے عقد مواخات بھائی چارہ کہ برادرانِ وطن ہندو بھائی اللہ عزوجل فرمائے انما المؤمنون اخوۃ مسلمان آپس میں بھائی ہیں تم کہو نحن والمشرکون اخوۃ ہم اور مشرکین آپس میں بھائی ہیں یعنی :

الم تر الی الذین نافقوا یقولون کیا تم نے نہ دیکھا منافقوں کو کہ اپنے

لاخوانہم الذین کفروا۔ — جاتی کافروں سے کہتے ہیں۔

وہاں من اہل الکتب تھا یہاں اُس سے بڑھ کر من المشرکین ہوا۔

## کافروں سے اتحاد کرنے والے بحکم قرآن کافر ہیں

دوم اُن سے اتحاد حالانکہ قرآن عظیم بیس سے زیادہ آیات میں اسے مردود و ملعون فرما چکا اور جا بجا صاف صاف ارشاد فرما دیا کہ ایسا کرنے والے انھیں میں سے ہیں ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ ایسا کرنے والے مسلمان نہیں۔ لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ۔ ایسا کرنے والوں کو اللہ و رسول و قرآن پر ایمان نہیں ولوکانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ مااتخذوھم اولیاء۔

## کافروں کا حلیف بننا حرام ہے

سوم مشرکین کے حلیف بننا اُنھیں اپنا حلیف بنانا حالانکہ حلیف بنانا منسوخ ہو چکا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تحدثوا فی الاسلام حلفا۔ — اب اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔

رواہ الامام احمد فی المسند ومحمد بن عیسٰی فی الجامع عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ — یہ حدیث امام احمد نے مسند اور امام محمد بن عیسٰی نے جامع میں عمرو بن العاص سے بسند حسن روایت کی۔

یہ منسوخات ہی کے عمل پر ہیں کل کو شراب بھی حلال کرلیں گے اور خدا جانے کہاں کہاں تک بڑھیں گے رب عزوجل فرماتا ہے:

یایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتب — اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور باقی سب کافر

من قبلکم والکفار اولیاء — اُن میں کسی کو دوست نہ بناؤ اور اللہ
واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ○ — سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو۔

تفسیر ابن جریر میں اس آیۂ کریمہ کے تحت میں ہے:

یقول لا تتخذوھم ایھا المؤمنون انصارا واخوانا وخلفاء فانھم لا یألونکم خبالا وان اظھروا لکم مودۃ وصداقۃ۔

رب عزوجل فرماتا ہے:

اے مسلمانو! کافروں کو مددگار یا بھائی اور حلیف نہ بناؤ وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہ کریں گے اگرچہ تم سے دوستی دیارانہ ظاہر کریں۔

فقہ وحدیث کے حاوی امام اجل ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشکل الآثار میں یہ تحقیق فرما کر کہ مشرکوں سے استعانت حرام ہے کتابی سے ہوسکتی ہے اُس پر حدیث سوم کہ فائدہ ثانیہ میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُبی منافق کے چھ سو حلیف یہودیوں کو واپس کر دیا اور اُنھیں مشرکین فرمایا اعتراضاً وارد کی کہ دیکھو حضور نے یہود کو بھی مشرکین سے گنا اور اُن سے استعانت کو بھی مشرکین سے استعانت قرار دیا اس کے جواب میں فرمایا اس کی وجہ اُن کا اُس مشرک منافق سے حلف ہے کہ حلف کرنے والے جس سے حلف کرتے ہیں اُس کی موافقت قبول کرتے ہیں تو مشرک کے حلیف ہو کر وہ کتابی نہ رہے مرتد ہو گئے اور اُسی کی طرح مشرک عبارت یہ ہے:

جوابنا ان وجہ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لھٰؤلاء الیھود مابینھم وبین ابن ابی المنافق من الحلف والمحالفۃ ھی الموافقۃ من الحالفین للمحالفین فکانوا بذلک خارجین من اھل الکتاب مرتدین عما کانوا علیہ وصاروا مشرکین کشرکی العرب۔

امام ابوالولید باجی نے مختصر پھر علامہ یوسف دمشقی حنفی نے معتصر میں اسے مقرر رکھا فرماتے ہیں:

ان بنی قینقاع بمحالفتھم عبداللہ — بنی قینقاع کے یہودی ابن ابی کے

صاروا المرتدين فخرجوا به عن حكم اهل الكتاب فصاروا كالمشركين فكان لهم حكمهم فلذلك منعوا وسمّوا مشركين۔

حلیف بن کر مرتدوں کے مثل ہو گئے تو کتابیوں کے حکم میں نہ رہے اور مشرکوں کی طرح ہو گئے تو اُن کا وہی حکم ہوا جو مشرکوں کا اسی واسطے حدیث نے اُنھیں منع فرمایا اور اُن کا نام مشرک رکھا۔

سبحٰن اللہ یہودی مشرک کے حلیف بن کر کتابی نہ رہے مرتد و مشرک ہو گئے حالانکہ الکفر ملة واحدة مگر کلمہ گو لیڈر مشرکین ہند کے حلیف پس رو غلام بن کر نہ مرتد ہوئے نہ مشرک بیٹے سکے مسلمان ہی بنے رہے ؎

مشرک سے عہد باندھ کے مشرک ہوئے یہود
یہ مشرکوں کے عبد مسلمان ہی رہے

اقول حلف جب دو مساوی گروہوں میں ہو فریقین یکساں ہیں اور جب مغلوب و ضعیف گروہ دُوسرے کی پناہ لے کر اُس کا حلیف بنے تو پوری موافقت کا بار اسی پر ہے اُس کی طرف سے صرف قبول پناہ دہی ہے ابن ابی خبیث نے بڑی سلوت پیدا کر لی تھی یہاں تک کہ اُس کے لیے تاج تیار کیا جاتا تھا قریب تھا کہ اُسے بادشاہ بنایا جائے تو یہود بنی قینقاع کا حلف اُس کی شوکت سے مستفید ہی ہونے کو تھا و لہٰذا امام نے فرمایا: هی الموافقة من المخالفين للمخالفين نہ اختصار کی طرح الموافقة بين المتخالفين۔ پھر دربارۂ ادیان حکم یہ ہے کہ نازل سے مجرد ارادۂ موافقت نازل کر دیتا ہے اور صعد کے لیے صرف ارادہ کافی نہیں مسلمان اگر معاذ اللہ ارادۂ کفر کرے گا کافر ہو جائیگا، لیکن کافر محض ارادۂ اسلام سے مسلمان نہ ہو گا جب تک اسلام قبول نہ کرے یو ہیں کتابی صرف ارادۂ موافقت مشرکین سے مشرک ہو سکے گا مشرک نرے ارادے سے کتابی نہ ہو جائے گا لہٰذا وہ یہودی مشرک ہو گئے ابن ابی خبیث کتابی نہ ہوا یو ہیں حلیفان مشرکین ہند پر امام کا یہ حکم نافذ ہو گا۔ مشرکین ہند مسلمان نہ ہو جائیں گے۔

**اصل مقصود سلف گورنمنٹ ہے**

**اماکن مقدسہ اور ترکوں کا نام ٹٹی ہے**

چہارم اصل مقصود سلف گورنمنٹ ہے جس کی صاف تصریح بڑے[1] بڑے لیڈران نے کر دی اس میں اپنی کمزوری بلکہ عجز دیکھ کر مشرکوں کا دامن پکڑا انھیں اپنا یار و انصار بنایا اوروں کو چھوڑیئے مولویوں میں گنے جانے والے لیڈر فرماتے ہیں ہم[2] تو ہندوستان کی آزادی کو ایک فرض اسلامی سمجھتے ہیں اس کے لیے ضرورت ہے کہ عام اتحاد ہو اور پوری کوشش سے مقصد حاصل کیا جائے حالانکہ مشرکوں سے ایسی استعانت نص قرآنی کے خلاف اور قطعاً حرام بلکہ صراحۃً قرآن کریم کی تکذیب ہے۔ ہم اس بحث کو بعونہ چند فوائد میں روشن کریں۔

**مشرکوں سے استعانت کی بحث جلیل ہے**

فائدہ اولیٰ آیات کریمہ۔ قرآن کریم نے منع موالات کفار کو بکثرت آیات میں ارشاد فرمایا وہ سب اُن کو مددگار بنانے سے ممانعت ہیں یہ اعلیٰ درجہ موالات میں ہے ولہٰذا اکابر مفسرین نے جا بجا ولی کو ناصر اور ولایت کو نصرت و معونت و مظاہرت سے تفسیر کیا مگر ہم یہاں صرف اُن بعض آیات پر اقتصار کریں جو اپنے سوق نظم یا شان نزول سے اس مقصود کو بالخصوص افادہ فرما رہی ہیں۔

## استعانت بمشرکین کے حرام ہونے پر آیات قرآنیہ

آیت نمبر ۱:

| | |
|---|---|
| يايها الذين امنوا لا تتخذوا بطانة | اے ایمان والو! اپنے غیروں کسی کو رازدار |
| من دونكم لا يالونكم خبالا | نہ بناؤ وہ تمھاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے |
| ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء | اُن کی دلی تمنا ہے تمھارا مشقت میں پڑنا |
| من افواههم وما تخفي صدورهم | دشمنی اُن کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے |

---

[1] مثل شوکت علی و محمد علی و ابو الکلام آزاد ۱۲ حشمت علی غفرلہ

[2] وہی خطبۂ صدارت مولوی عبد الباری صاحب ۱۲ حشمت علی غفرلہ

| | |
|---|---|
| اکبر قد بینا لکم الایٰت | اور وہ جو اُن کے سینوں میں دبی ہے |
| ان کنتم تعقلون ○ | اور بڑی ہے بے شک ہم نے تمہارے |
| | سامنے نشانیاں صاف بیان فرمادیں |
| | اگر تمہیں عقل ہو۔ |

**لیڈران نے اس آیہ کریمہ کو کیسا کیسا رد کیا کس کس طرح جھٹلایا،** یہ آیہ کریمہ اپنے ایک ایک جملے سے اس طوفانِ بدتمیزی کو جو آج مشرکینِ ہند سے لیڈران برت رہے ہیں رد فرماتی ہے:

ا۔ حالتِ کمزوری و عجز میں مدد کے لیے جس کسی کی طرف التجا لائی جائے ضرور ہے کہ اُسے اپنا رازدار بنایا جائے اور رب عزوجل فرماتا ہے کسی کافر کو اپنا رازدار نہ بناؤ یہ واحد قہار کی نافرمانی ہوئی۔

ب۔ ظاہر ہے کہ اُسے اپنا خیرخواہ سمجھا گیا کہ بدخواہ کے دامن میں کوئی نہ چھپے گا اور رب عزوجل فرماتا ہے وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔ یہ اللہ عزوجل کی تکذیب ہوئی۔

ج۔ مصیبت میں التجا و استمداد اُسی سے ہو گی جسے جانا جائے کہ ہمیں مشقت سے بچایا جائے گا اور رب عزوجل فرماتا ہے اُن کی دلی تمنا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا۔ یہ دوسری تکذیب ہوئی۔

د۔ چھپا دشمن جس سے اثرِ عداوت کبھی نہ ظاہر ہوا آدمی اُس کے دھوکے میں آسکتا ہے اور جس کے مُنہ سے بغض کھل چکا اُس سے قطعی احتراز کرے گا۔ رب عزوجل نے فرما دیا تھا کہ دشمنی ان کے مُنہ سے ظاہر ہو چکی ہے پھر بھی اُن کی محبت نے وہ اندھا بہرا کر دیا کہ نہ اللہ تعالیٰ کی سُنی نہ اُن کے مُنہ سے چھلکی یاد رہی۔

ہ۔ اگر ایک خفیف حد کی مخالفت و رنجش ظاہر ہوتی اور اطمینان ہوتا کہ دل میں اس سے زائد نہیں تو کچھ گنجائش ہوسکتی کہ یہ ہمارا اُس حد کا بدخواہ نہیں جو ایسی بھاری مصیبت میں ساتھ نہ دے۔ اس خیال ارذل کو رب عزوجل نے ان تینوں جملوں سے رد فرما ہی دیا کہ وہ کوئی ہلکے مخالف نہیں تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے یہ گمان

نہ کرنا کہ وُہ کسی سخت سے سخت مصیبت میں تم پر کچھ ترس کریں گے اُن کی دلی تمنّا ہے کہ تم مشقت میں پڑو کوئی خفیف رنجش اُن کے مُنہ سے ظاہر نہ ہوئی بلکہ بغض اور پوری دشمنی بیر عداوت۔ اور اس پر جو تھا جملہ یہ ارشاد فرمادیا کہ اُس پر بس نہ جانو اُن کے دلوں کی دبی اور سخت تر ہے مگر اُنھوں نے اس واحد قہار کریم مہربان پرُ ردگار کی ایک نہ مانی اور جملے جملے کی تکذیب ہی ٹھانی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آیت نمبر ۲ :

| | |
|---|---|
| بشر المنفقين بان لهم عذابا | اے محبوب! خوشخبری دو منافقوں کو کہ |
| اليما ○ الذين يتخذون | اُن کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو |
| الكفرين اولياء من دون | مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار |
| المؤمنين ايبتغون عندهم | بناتے ہیں کیا اُن کے پاس عزت |
| العزة فان العزة لله جميعا ○ | ڈھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے |
| | قبضے میں ہے۔ |

ظاہر ہے کہ کمزوری میں کسی کی مدد چاہنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اُس کے بل بازو سے ہمیں قوت ملے گی ہماری کمزوری و ذلت غلبہ و عزت سے بدلے گی اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ اُن کی بدعقلی ہے کافروں کی مدد سے غلبہ و عزت کی تمنا ہوس باطل ہے اور فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے منافق ہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے تفسیر ارشاد العقل السلیم میں اسی آیہ کریمہ کے تحت میں ہے:

| | |
|---|---|
| بيان لخيبة رجائهم ايطلبون | اس آیت میں اُن کی نامرادی کا بیان ہے |
| بموالاة الكفرة العزة والغلبة | جو کافروں سے استعانت کرتے ہیں |
| (فان العزة لله جميعا) تعليل | فرماتا ہے کیا کافروں کی دوستی سے غلبہ و |
| لبطلان رأيهم فان انحصار | قوت چاہتے ہیں عزت تو ساری اللہ |
| جميع افراد العزة فى جنابه | کے لیے ہے اس میں اُن کی رائے فاسد ہونے |
| عز وعلا بحيث لا ينالها الا | پر دلیل قائم فرمائی کہ جب تمام عزتیں حضرت |

اولیاؤہ قال تعالیٰ و للہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین یقضی ببطلان التعزز بغیرہ واستحالۃ الانتفاع بہ۔

عزت کے لیے خاص ہیں کہ اُس کے دوستوں کے سوا کسی کو نہیں مل سکتیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت صرف اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے تو اس سے واجب ہوا کہ غیروں سے عزت چاہنا باطل اور اُن سے نفع پہنچنا محال۔

آیت نمبر۳ :

لا یتخذ المومنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیٔ۔

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

تفسیر لباب التاویل میں ہے :

ان عبادۃ بن الصامت کان لہ حلفاء من یہود فقال یوم الاحزاب یا رسول اللہ معی خمسمائۃ من الیہود وقد رأیت ان استظہر بہم علی العدو فنزلت ھذہ الآیۃ وقولہ (لا یتخذ المؤمنون) الآیۃ یعنی انصارا واعوانا (من دون المؤمنین) ای من غیر المؤمنین والمعنی لا یجعل المؤمن ولایتہ لمن ھو غیر مؤمن نہی اللہ المؤمنین ان یوالوا الکفار اویلاطفوھم لقرابۃ بینھم او محبۃ او معاشرۃ والمحبۃ فی اللہ والبغض فی اللہ باب عظیم واصل من اصول الایمان۔

یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ یہودی حلیف تھے غزوہ احزاب میں اُنھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ساتھ پانسو یہودی ہیں میری رائے ہوتی ہے کہ دشمن پر اُن سے مدد لوں اس پر یہ آیہ کریمہ اُتری کہ مسلمان غیر مسلم کو مددگار نہ بنائیں یہ مسلمانوں کو حلال نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو منع فرمایا کہ رشتے خواہ یارانے خواہ نرے میل کے باعث کافروں سے دوستانہ برتیں یا اُن سے لطف و نرمی کے ساتھ پیش آئیں اور اللہ

کے لیے محبت اور اللہ کے لیے عداوت ایک عظیم باب اور ایمان کی جڑ ہے۔

مدارک شریف پارہ ۶ میں ہے:

ای لا تتخذوھم اولیاء تنصرونھم وتستنصرونھم وتؤاخونھم وتعاشرونھم معاشرۃ المؤمنین۔

یعنی رب عزوجل فرماتا ہے کافروں کو دوست نہ بناؤ کہ تم اُن کے معاون ہو اُن سے اپنے لیے مدد چاہو اُنھیں بھائی بناؤ دنیوی برتاؤ اُن کے ساتھ مسلمانوں کا سا رکھو اس سب سے منع فرماتا ہے۔

تفسیر کبیر پارہ ۶ میں ہے:

المراد ان اللہ تعالیٰ امر المسلمین ان لا یتخذ الحبیب والناصر الا من المسلمین۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم فرماتا ہے کہ صرف مسلمانوں ہی کو اپنا دوست و مددگار بنائیں۔

اُسی میں ہے:

لا تتخذوھم اولیاء ای لا تعتمدوا علی الاستنصار بھم والتودد الیھم۔

یعنی مراد آیت یہ ہے کہ کافروں کی مدد و یاری پر اعتماد نہ کرو۔

تفسیر ابوالسعود و تفسیر فتوحات الٰہیہ میں زیر آیہ مذکورہ ہے:

نھوا عن موالاتھم لقرابۃ او صداقۃ جاھلیۃ ونحوھما من اسباب المصادقۃ والمعاشرۃ وعن الاستعانۃ بھم فی الغزو وسائر الامور الدینیۃ۔

یعنی مسلمان منع کیے گئے کافروں کی دوستی سے خواہ وہ رشتہ داری ہو یا اسلام سے پہلے کا یارانہ یا کسی سبب یاری خواہ میل جول کے سبب اور منع کیے گئے اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت کریں۔

آیت نمبر ۴:

فان تولوا فخذوھم واقتلوھم — اگر کافر ایمان لانے سے منہ پھیریں تو

| | |
|---|---|
| حیث ثقفتموھم ولا تتخذوا | انھیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور |
| منھم ولیا ولا نصیرا ۰ | اُن میں کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار۔ |

اس آیہ کریمہ میں ولی کے ساتھ لفظ نصیر خود ہی صاف ارشاد ہے کہ انھیں دوست ٹھہرانا بھی حرام اور مددگار بنانا بھی حرام۔ تفسیر مدارک التنزیل میں ہے :

| | |
|---|---|
| (فان تولوا) عن الایمان (فخذوھم | اگر وہ ایمان لانے سے منہ پھیریں تو انھیں |
| واقتلوھم حیث وجدتموھم | پکڑو اور جہاں پاؤ مار دو اور اُن میں کسی کو |
| ولا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا) | نہ دوست بناؤ نہ مددگار اور اگر وہ بلا معاوضہ |
| وان بذلوا لکم الولایۃ والنصرۃ | بھی تمہاری دوستداری و مددگاری |
| فلا تقبلوا منھم (الا الذین | بجھاریں جب بھی قبول نہ کرو مگر جو اہل معاہدہ |
| یصلون الی قوم) ویتصلون بھم | سے ملیں یہ پکڑنے اور قتل کرنے سے استثناء |
| والاستثناء من قولہ فخذوھم | ہے نہ دوستی سے کہ وہ تو ہر کافر سے |
| واقتلوھم دون الموالاۃ۔ | مطلقاً حرام ہے۔ |

تفسیر بیضاوی میں ہے :

| | |
|---|---|
| ای جانبوھم راسا ولا تقبلوا | یعنی اُن سے بالکل دور رہو اور اُن کی |
| منھم ولایۃ ولا نصرۃ۔ | دوستی و مدد کچھ نہ قبول کرو۔ |

تفسیر ابوالسعود میں ہے :

| | |
|---|---|
| ای جانبوھم مجانبۃ کلیۃ ولا | یعنی کافروں سے بالکل کنارہ کش رہو |
| تقبلوا منھم ولایۃ ولا نصرۃ | اور کبھی اُن کی دوستی و مدد قبول |
| ابدا۔ | نہ کرو۔ |

تفسیر فتوحات الٰہیہ میں ہے :

| | |
|---|---|
| ھذا مستثنی من الاخذ والقتل | یہ استثنا گرفتاری و قتل سے ہے رہی |
| اما الموالاۃ فحرام مطلقا لا | کافر سے موالات وہ تو مطلقاً حرام ہے |
| تجوز بحال۔ | کسی حال جائز نہیں۔ |

تفسیر خازن میں ہے:

هذا الاستثناء يرجع الى القتل لا الى الموالاة لان موالاة الكفار والمنافقين لا تجوز بحال۔

یہ استثنا قتل کی طرف پھرتا ہے نہ موالات کی جانب اس لیے کہ کافروں اور منافقوں سے موالات تو کسی حال حلال نہیں۔

تفسیر کرخی میں ہے:

استثناء من مفعول فاقتلوهم لا من قوله ولا تتخذوا منهم وان كان اقرب مذكور لان اتخاذ الولى منهم حرام بلا استثناء بخلاف قتلهم۔

معاہدوں سے ملنے والوں کا استثناء اُن سے ہے جن کے بابت حکم فرمایا تھا کہ اُنھیں قتل کرو اس ارشاد سے استثناء نہیں کہ اُن میں نہ کسی کو دوست بناؤ نہ مددگار اگرچہ ذکر میں یہی قریب تر ہے اس واسطے کہ کافروں سے کسی کو دوست بنانا بلا استثناء حرام ہے بخلاف اُن کے قتل کے کہ اس سے معاہدین مستثنٰی ہیں۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

قال الطيبي لا من ولا تتخذوا وان كان اقرب لان اتخاذ الولى منهم حرام مطلقا۔

طیبی نے کہا دوست یا مددگار بنانے کی ممانعت سے استثناء نہیں اگرچہ وہ قریب تر ہے اس لیے کہ کافروں میں سے کسی کو دوست بنانا مطلقاً حرام ہے اگرچہ معاہد ہو۔

اقول اس پر خود سیاق کریمہ دال کہ قتل و قتال ہی کے منع و رخصت کا ذکر ہے یُوہیں عموم حکم نفس استثناء کا مفاد کہ مجاہرین متصلین بالمعاہدین و معاہدین غیر جانب دار طرفین مستثنٰی فرماتے واللہ تعالیٰ اعلم۔

## استعانت بمشرکین کی تحریم پر صحیح حدیثیں فائدہ ثانیہ: صحاح احادیث ناطق۔

حدیث نمبر ۱: ——— صحیح مسلم و سنن اربعہ و مشکل الآثار امام طحاوی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے سنگستان وبرہ میں (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جس کی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا اصحاب کرام اُسے دیکھ کر خوش ہوئے اُس نے عرض کی میں اس لیے حاضر ہوا کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اُس میں سے میں بھی پاؤں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتؤمن باللہ ورسولہ۔ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے۔

کہا: نہ۔ فرمایا:

فارجع فلن نستعین بمشرک۔ تو پلٹ جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔

پھر حضور تشریف لے چلے جب ذوالحلیفہ پہنچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا صحابہ خوش ہوئے کہ واپس آیا وہی پہلی بات عرض کی اور حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا کہ کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا:

فارجع فلن نستعین بمشرک۔ واپس جا ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔

پھر حضور تشریف لے چلے جب وادی میں پہنچے وہ پھر آیا اور صحابہ خوش ہوتے اُس نے وہی عرض کی حضور نے فرمایا کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: فنعم اذن۔ ہاں اب چلو۔

حدیث نمبر ۲: ——— امام احمد و اسحٰق بن راہویہ مسانید اور امام بخاری تاریخ اور ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف اور امام طحاوی مشکل الآثار اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں خبیب بن اساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک غزوہ[1] کو تشریف لیے جاتے تھے میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟[2] کہا: نہ۔ فرمایا:

| | |
|---|---|
| فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔ | تو ہم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ |

اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے یونہیں تنقیح میں اس کے رجال کی توثیق کی۔

حدیث نمبر ۳: ——— امام واقدی مغازی اور امام اسحٰق بن راہویہ مسند اور امام طحاوی مشکل الآثار اور طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا ارشاد ہوا یہ کون ہیں؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام حلفائے عبداللہ بن اُبی (یہ لفظ طحاوی ہیں اور لفظ ابن راہویہ یوہیں عرض کی گئی یہ عبداللہ بن اُبی ہے اپنے حلیفوں کے ساتھ کہ قوم عبداللہ بن سلام کے یہود ہیں اور لفظ واقدی میں ہے یہ ابن اُبی کے حلیف یہودی ہیں اور لفظ طبرانی میں ہے یہ عبداللہ بن اُبی ہے چھ سو یہودیوں کے ساتھ کہ اُس کے حلیف ہیں) فرمایا: کیا اسلام لے آئے؟ عرض کی: نہ۔ وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا:

| | |
|---|---|
| قل لھم فلیرجعوا فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔ | اُن سے کہہ دو لوٹ جائیں ہم مشرکوں پر مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔ |

---

[1] یہ غزوہ غزوۂ بدر ہے کما فی اسد الغابۃ ۱۲ منہ غفر لہ

[2] اقول یہ لفظ مستدرک میں ہے اور مشکل الآثار و مسند احمد میں نہیں قبل اسلام اس کا کہنا باعتبار عرف مسلمین ہوگا یا یوں کہ اُس وقت بھی ایقان تھا اگرچہ اذعان بعد کو ہوا۔ ۱۲ منہ غفر لہ

اقول یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے مسند امام اسحٰق میں اس کی سند یوں ہے:

اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو بن علقمۃ عن سعد بن المنذر عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فضل بن موسیٰ و محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں۔ ثقہ ثبت و صدوق اور یہ سعد بن منذر ابن ابی حمید الساعدی ہیں کما فی مشکل الآثار ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا تقریب میں کہا مقبول ہیں تہذیب التہذیب میں ہے:

| | |
|---|---|
| روی عن جدہ وحمزۃ بن ابی اسید وعنہ محمد بن عمرو بن علقمۃ وعبد الرحمٰن بن سلیمٰن بن الغسیل ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ | اُنھوں نے اپنے دادا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حمزہ بن اسید سے علم حاصل کیا اور ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور عبد الرحمٰن بن سلیمٰن ابن حضرت غسیل الملئکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا۔ |

لاجرم زرقانی علی المواہب میں ہے:

قد روی الطبرانی فی الکبیر والاوسط برجال ثقات عن ابی حمید الساعدی الحدیث[1]

حدیث نمبر ۴: ــــــ عبد بن حمید و ابو یعلیٰ و ابنائے جریر و منذر و ابی حاتم اور بیہقی شعب الایمان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تستضیئوا بنار المشرکین۔ مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے۔ فرمایا:

---

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں بسند صحیح ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

فواتح الرحموت میں ہے:

وقیل لایقبل عند المحدثین وھو تحکم۔

اور بعض نے کہا ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے:

العدالۃ فیما بین رواۃ الحدیث ھی الاصل ببرکتہ وھو الغالب بینھم فی الواقع کما نشاھد، فلذا اقبلنا مجھول القرون الثلثۃ فی الروایۃ۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی اُن میں غالب ہے اسی لیے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول کرتے ہیں۔

## بعض روایات کہ استعانت میں پیش کی جاتی ہیں اُن کا حال

فائدہ ثالثہ: بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں اُن میں کوئی صحیح ومفید مدعائے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اُنھیں ذکر کرکے فرمایا:

ولا شك ان ھذہ لا تقاوم احادیث المنع فی القوۃ فکیف تعارضھا۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتیں تو کیونکر اُن کے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث صحیح مسلم دربارۂ ممانعت روایت کرکے کہا:

وما یعارضہ لا یوازیہ فی الصحۃ والثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اس کا خلاف جن روایتوں میں آیا ہے وہ صحت وثبوت میں اُن کے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعا ناممکن ہے۔